بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

حبیب الرحمن اعظمی

ہندوستانی جمہور کے مقررہ آئین و دستور کے مطابق ہمارا ملک ایک جمہوری ریاست اور سیکولر (لامذہب) اسٹیٹ ہے، لامذہب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ ریاست اور ملک کسی ایک مذہب کا نہیں ہے؛ بلکہ ہر مذہب اور ہر مذہب کے ماننے والے اس ریاست اور اسٹیٹ کے مالک ہیں اور ملک میں موجود جملہ مذاہب، ان کی مذہبی روایات وتعلیمات اور حقوق بغیر کسی فرق وامتیاز کے یکساں طور پر نافذ العمل ہیں۔ آئین بھارت کا پیش لفظ و دیباچہ پکار کار کر کہہ رہا ہے کہ بہت سارے مذاہب جو اگرچہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں اس سیکولر اسٹیٹ اور لامذہبی ریاست میں نہ صرف باقی رہ سکتے ہیں؛ بلکہ اپنے طور پر ترقی بھی کر سکتے ہیں، بس شرط یہ ہے کہ صحیح طور پر سیکولرزم کا نفاذ ہو اور وہ اپنی حدوں سے تجاوز نہ کرے، اس ریاست کا نظام سیکولر بنیادوں پر اس لیے استوار کیا گیا ہے اور اسے سیکولر اور لامذہبی اس لیے کہا جاتا ہے تاکہ کوئی مذہب اپنی عددی اکثریت اور غلبہ کی بناء پر راج گرو ہونے کے زعم میں نہ مبتلا ہو جائے۔

عالمی برادری میں ہمارا ملک اپنی اسی آئینی حیثیت سے جانا پہچانا جاتا ہے؛ بلکہ پوری دنیا میں سب سے بڑے جمہوری ملک ہونے کے اعزاز سے معزز و مفتخر ہے۔

ایک ایسا ملک جہاں مختلف نسل اور ذات کے لوگ رہتے ہیں، جہاں بھانت بھانت کی زبانیں بولی جاتی ہیں، جہاں رنگ برنگ کے رسم ورواج ہیں، جہاں درجنوں سے زائد مذہب ودھرم پائے جاتے ہیں، ظاہر ہے ایسے ملک کی منتشر اور غیر مربوط اکائیوں کو باہم مربوط ومتحد

رکھنے کے لیے سیکولرنظام اور مذہبی، لسانی، تہذیبی آزادی سے بہتر بظاہر کوئی اورصورت نہیں ہے، ہمارے پیش رو بزرگوں اور ملک کے معماروں نے جو سچے دل سے ملک وقوم کے بہی خواہ تھے بہت غوروفکر اور سوچ سمجھ کر ملک کے لیے یہ جمہوری وسیکولرڈھانچہ مرتب کیا تھا۔

یہ امر انتہائی تشویشناک ہے کہ ملک کے اقتدار پر قابض طبقہ ملک کے آئین وقانون سے بے نیاز ہوکر اپنے مذہب کو راج گرو کے طور پر پیش کرنے کی تگ ودو میں مصروف ہے، اس لیے ملک میں آباد مسلم، عیسائی، پارسی، سکھ، بدھسٹ، جین وغیرہ سب کو ہندو بتایا جارہا ہے، ہندوستان کی ایک سوپچیس کروڑ آبادی پر یوگا مسلط کیا جارہا ہے اور زبردستی اسکول کے نصاب میں یوگا کو شامل کیا جارہا ہے، جبکہ یوگا ایک برہمنی عبادت وریاضت ہے، یہ ملک کا نہیں بلکہ ایک خاص طبقہ کا کلچر ہے، جسے ہندوؤں کے مذہبی پیشوا، رشی منی، سادھوسنت اپنے مٹھوں میں برہمنی مذہبی عقیدہ کے مطابق اپنے چیلوں کے ساتھ بطورفرض روزانہ انجام دیتے ہیں۔ یوگا جسے غلط طورپر ورزش کا نام دیا جارہا ہے خود ہندو مذہبی کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ پانچ امور پرمشتمل ہے:

(۱) آسنا (جسم کو خاص ساخت میں ڈھالنا)

(۲) دھرنا (کسی خاص چیز پر دھیان دینا)

(۳) دھیانا (آنکھیں بند کرکے مراقبہ کرنا)

(۴) پرانیا (روح پر گرفت حاصل کرنے کی سعی کرنا)

(۵) سوریہ نمسکار (دونوں ہاتھ جوڑ کر سورج کو آداب بجالانا)

آخر دنیا کی وہ کونسی ایسی ورزش ہے جس میں ان مذکورہ امور کا التزام ہے؟

یوگا کی یہ شناخت اور پہچان خود بتارہی ہے کہ یہ ایک مذہبی طریقہ عبادت ہے، بالفرض اگراس سے ورزشی فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے تو یہ اس کی ثانوی حیثیت ہے، اس کی اصل حقیقت تو عبادت وریاضت ہی کی ہے۔

اس لیے برہمنی مذہب کی اہم کتابوں مثلاً ویدوں اور بھگوت گیتا وغیرہ میں اس کا تفصیل سے تذکرہ کیا گیا ہے، بالخصوص بھگوت گیتا میں تو ایک مستقل باب یوگا کے بیان میں ہے۔ ابوریحان بیرونی جو قدیم برہمنی مذہب کا ایک مستند مسلم عالم ہے، اس نے بھی اس اپنی کتاب ”ما للھند“ عربی برہمنی مذہب کی کتابوں کے حوالے سے یوگا پر مفصل بحث کی ہے۔ ان سب

حوالوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ''یوگا'' برہمنی رسومِ عبادت پر مبنی ایک عبادت ہے۔ اس لیے جو لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ یوگا صرف ایک ورزش ہے عقیدہ، دھرم اور تہذیب سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، یا تو یہ لوگ ''یوگا'' کی حقیقت سے واقف نہیں ہیں، یا جان بوجھ کر جھوٹ بول رہے ہیں، اور اس جھوٹ کے ذریعہ وہ اپنے مذہب کو سب پر تھوپنا چاہتے ہیں۔

موجودہ حکومت کا یہ رویہ آئین وقانون کے خلاف ہے، ملک کے کسی شہری پر اس کی مرضی کے بغیر کوئی عقیدہ، دھرم اور مذہبی طریقۂ عمل تھوپا نہیں جاسکتا ہے، یہ ناروا کوشش جب بھی اور جس سطح سے بھی کی گئی ہے اس سے ملک میں بے چینی اور انتشار ہی پیدا ہوا ہے۔

مودی حکومت، اس کے وزراء، ارکان پارلیمنٹ، اور پارٹی سربراہوں وغیرہ کے خلافِ آئین طریقۂ کار اور رویہ کو دیکھ کر خود انھیں کے ایک انتہائی تجربہ کار، معتبر سینئر رہنما کو یہ اندیشہ لاحق ہوگیا ہے کہ ملک ایمرجنسی کی طرف جارہا ہے، اس لیے موجودہ برسر اقتدار لوگوں کو آخر ملک وقوم سے ہمدردی ہے تو انھیں اپنے رویہ میں صالح تبدیلی لانی چاہیے اور اگر ان کے نزدیک ملک وقوم کے مقابلہ میں اپنی نیتی ہی عزیز ہے تو پھر وہ جو چاہے کریں اور اپنے کیے کے انجام کے بھی منتظر رہیں؛ کیونکہ دنیا عمل اور ردعمل کا مجموعہ ہے۔

❁ ❁ ❁